مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کے حالاتِ زندگی

حماد عظمت سلفی

نام و نسب اور ولادت

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ 15 مارچ 1925ء کو کوٹ کپورہ مشرقی پنجاب ریاست فرید کوٹ (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام میاں عبدالمجید اور دادا جی کا نام میاں محمد تھا۔ میاں محمد نہایت نیک اور متورع انسان تھے۔ دین داری' تقویٰ وصالحیت اور ورع و عفاف کے زیور سے آراستہ تھے۔ وہ اپنے دل میں اسلام کی سچی محبت اور جذبہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے اس پوتے (مولانا اسحاق بھٹیؒ) کو شروع دن سے ہی علم وعمل کی راہ پر ڈال دیا تھا اور اسلامی تقاضوں کے عین مطابق اس کی تربیت کی نماز کے لیے وہ انہیں بھی اپنے ساتھ مسجد میں لے کر جاتے تھے۔ 8 سال کے تھے کہ دادا جی نے گھر پر ہی ان کو قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔

تعلیم و تربیت و ابتدائی حالات

1933ء میں جب مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ ابھی چوتھی جماعت کے طالب علم تھے کہ ایک دن دادا جی انہیں لے کر جید عالم دین شارح سنن نسائی ''مولانا عطاء اللہ حنیفؒ'' کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ازراہ کرم اسے قرآن کا ترجمہ اور تاریخ اسلام کے علاوہ اس کے فہم کے مطابق دینی مسائل کی کتب پڑھا دیا کریں۔

مولانا عطاء اللہ حنیفؒ اس وقت کوٹ کپورہ کی جامع مسجد میں خطیب تھے انہوں نے یہاں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ چنانچہ مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ مولانا عطاء اللہ حنیفؒ سے ترجمۃ القرآن اور قاضی سلیمان منصور پوریؒ کی شہرہ آفاق کتاب رحمۃ للعالمین پڑھنے لگے۔ انہوں نے اڑھائی تین ماہ میں کتاب رحمۃ للعالمین کو پڑھ لیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے دینیات کی

بعض دوسری کتب بھی پڑھنا شروع کردی تھیں۔

آپؒ ذہین طبع طالب علم تھے۔ حافظہ قوی تھا جو سبق پڑھتے مستحضر ہو جاتا۔ ان کے استادگرامی مولانا عطاء اللہؒ کی خدمت میں رہ کر بھٹی صاحبؒ نے مروجہ علم وفن اور تفاسیر واحادیث کی کتب پڑھیں تحصیل علم کے لیے وہ مرکز الاسلام ''لکھو کے'' میں مولانا عطاء اللہ کی خدمت میں رہے۔ اور دو سال جامع مسجد گنبداں والی فیروز پور میں زیر تعلیم رہے 1940ء میں مولانا عطاء اللہؒ کے حکم پر گوجرانوالہ کا رخ کیا اور دو سال امام المحدثین مولانا حافظ محمد گوندلویؒ اور مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کی خدمت میں رہ کر بخاری ومسلم شریف اور بعض دوسری کتب پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

دین کی خدمات

جولائی 1948ء میں بھٹی صاحبؒ کی زندگی کا نیا دور شروع ہوا اور وہ 24 جولائی 1948ء کو دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور میں منعقدہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تاسیسی اجلاس میں شریک ہوئے ہیں 19 اگست 1949ء کو گوجرانوالہ سے ہفت روزہ الاعتصام کا اجرا ہوا۔ مولانا محمد حنیف ندویؒ اس کے مدیر بنائے گئے کچھ عرصے بعد مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کو ان کا معاون مدیر بنا دیا گیا اس دور میں جمعیت کے ناظم دفتر اور الاعتصام کے معاون مدیر کی ذمہ داری بھٹی صاحب پر تھی۔ بھٹی صاحب پہلے الاعتصام کے معاون مدیر پھر مدیر بنائے گئے اور انہوں نے سولہ سال الاعتصام کے ادارتی فرائض انجام دیئے۔

مولانا بھٹی صاحب نے معاون ایڈیٹر کی تشریح اپنے اسلوب خاص میں ایک مضمون میں کچھ اس طرح کی ہے لکھتے ہیں ''معاون: ایڈیٹر کا لفظ تو میں نے لکھ دیا لیکن بات یہ ہے کہ میں اخبار میں خاکروب بھی تھا۔ چپڑاسی بھی تھا' کلرک بھی تھا' مینجر بھی تھا اور اس کے آگے عرض کروں کہ بعض دفعہ اداریے اور شذرات بھی لکھا کرتا تھا۔ کتنے ہی شماروں میں ایسا ہوتا کہ مولانا حنیف ندوی' وزیر محکمہ' کی طرح پورے پرچے میں ''مدیر بے تحریر'' ہوتے اور ہر سطر' ہر پیرے اور ہر صفحے پر ہمارا سکہ چلتا تھا۔''

15 مئی 1951ء کو مولانا حنیف ندوی ادارہ ثقافت اسلامیہ میں چلے گئے تو مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے ''الاعتصام'' کی تمام تر ذمہ داریاں بھٹی صاحب کے سپرد کردی

گئی۔ آپ 30 مئی 1965ء تک اس سے منسلک رہے اس دوران جنوری 1958ء میں آپ نے سہ روزہ منہاج جاری کیا یہ اخبار چودہ مہینے جاری رہا۔ اس کے مضامین بڑے پیارے، معیاری، علمی اور تحقیقی ہوتے تھے۔ موقع کی مناسبت حالات حاضرہ پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی جاتی تھی اپنے دور کا یہ ایک معیاری اخبار تھا اس اخبار کو جماعت اہلحدیث کے حلقوں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی لیکن بعض ناگزیر حالات اور مالی مشکلات کے باعث کافی خسارہ اٹھانے کے بعد بالاخر اپریل 1959ء میں یہ اخبار بند کر دیا گیا اور بھٹی صاحب نے اخبار نکالنے کے شوق سے ہمیشہ کے لیے رجوع کر لیا۔ الاعتصام کی سولہ سال ادارت سے علیحدگی کے بعد بھٹی صاحب نے پروفیسر سید ابوبکر غزنوی کے اصرار پر ماہنامہ ''توحید'' کی ادارت قبول کی یہ اخبار جولائی 1965ء میں بڑی شان سے چھپا پہلا صفحہ رنگین گیٹ اپ' کاغذ' مضامین' ہر اعتبار سے دیدہ زیب اور دلکش لیکن کچھ عرصہ بعد بھٹی صاحب اخبار توحید سے بھی الگ ہو گئے اور ان کے علیحدہ ہونے کے تھوڑے عرصے بعد ''توحید'' اپنی اشاعت کے چار پانچ ماہ پورے کر کے بند ہو گیا۔

تحصیل علم کے بعد مولانا بھٹی صاحب ایک سال محکمہ انہار ہیڈ سلیمانکی میں کلرک رہے پھر مارچ 1943ء سے 1947ء تک مدرسہ مرکز الاسلام میں فریضہ تدریس انجام دیتے رہے۔ انہوں نے 40 کتب تصنیف کیں۔

وفات

بھٹی صاحب اچانک بیمار ہو گئے تو ان کو میو ہسپتال لاہور داخل کیا گیا پھر آپ وہاں ہی اس دنیا سے رخصت فرما گئے آپ 21 دسمبر 2015ء کو وفات پا گئے۔ یہ منگل کا دن تھا۔

نماز جنازہ

آپ کی نماز جنازہ بعد از نماز ظہر ناصر باغ لاہور میں ادا کی گئی آپ کی نماز جنازہ مولانا حماد لکھوی صاحب حفظہ اللہ نے پڑھائی اور دوسری نماز جنازہ گاؤں ڈھیسیاں تحصیل جڑانوالہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ صاحب نے پڑھائی۔ اور انہیں ڈھیسیاں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔